© rasailojaraid.com

حکیم محمد منشاء کاشف
(فیصل آبادی)

پندرہ شعبان کا روزہ

الحمدلله وکفی وسلام علی عباده الذی اصطفی اما بعد!

کتاب وسنت ہی مذہب اسلام کی بنیاد اور تمام احکام وقوانین کا مصدر ومنبع ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے لیے یہی سرمایہ چھوڑا ہے اور یہی ضلالت وبدعت سے نجات کا ذریعہ ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے:

((ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله وسنة رسوله)) (مشکوٰۃ المصابیح محقق ۱/۶۶۔ حدیث:۱۸۶)

''میں تمھارے درمیان دو ایسی چیزوں کو چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان دونوں پر عمل کرتے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام کا طرزِ عمل یہی تھا کہ وہ ہر چیز کا حل قرآن وحدیث میں تلاش کرتے تھے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿فان تنازعتم فی شیء فردوه الی الله والرسول ان کنتم تؤمنون بالله والیوم الآخر﴾ (النساء:۵۹)

''اگر تم لوگوں کے درمیان کسی مسئلہ میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔ اگر تم کو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہے۔''

جب تک لوگ اس پر عمل پیرا رہے تو کامیابی کی راہ پہ رہے۔ لیکن جب کتاب وسنت سے راہنمائی لینا چھوڑی تو مذہب اسلام میں بدعات شامل کر دی گئیں اور خرافات منکرات اور غلط رسوم نے مسلمانوں کو اپنے شکنجوں میں کس لیا اور لوگ غیر ثابت شدہ اعمال وافعال میں مشغول ہو گئے۔ انھیں اعمال میں سے ایک عمل چودھویں و پندرھویں شعبان کا روزہ رکھنا ہے۔ یہ یاد رہے کہ شعبان کا مہینہ بڑی عظمت وبرکت والا ہے اور اس کی فضیلت ثابت ہے۔ اس ماہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت روزہ رکھتے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((ما رایت النبی ﷺ یصوم شهرین متتابعین الا شعبان و رمضان)) (رواه ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجه بحواله مشکوٰۃ المصابیح تحقیق البانی ۱/۶۳۶۔ حدیث:۱۹۷۶)

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مہینے پے در پے روزے رکھتے ہوئے سوائے شعبان اور رمضان کے نہیں دیکھا۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((وما رایته فی شهرا کثر منه صیاما فی شعبان)) (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ۱/۶۳۳۔ حدیث:۲۰۳۶)

یعنی اللہ اور رسول کسی مہینہ میں نفلی روزہ کا اس قدر اہتمام نہیں فرماتے تھے جتنا کہ شعبان کے مہینے میں۔

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شعبان میں کثرت سے روزے رکھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ لیکن پندرھویں شعبان کو شرعی اور افضل سمجھ کر روزہ رکھنا اور قیام کرنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ بلکہ پندرھویں شعبان کے روزے کے متعلق جو روایات منقول ہیں وہ انتہائی درجہ ضعیف اور ناقابل استدلال ہیں۔

پندرھویں شعبان کے روزے کے متعلق جو روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بے حد کمزور درجہ کی ہے۔ جیسا کہ مروی ہے:

((عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اذا کانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها وصوموا یومها فان الله تعالی ینزل فیها لغروب الشمس إلی السماء الدنیا فیقول الا من مستغفر فاغفر له؟ الا مسترزق فارزقه؟ ألا مبتلی فاعافیه؟ الا کذا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر)) (رواه ابن ماجه بحواله مشکوٰۃ المصابیح ۱/۴۰۹۔ حدیث:۱۳۰۸۔ باسناد واہ جدا فیه ابن ابی سبرة وهو ابوبکر بن عبدالله بن محمد بن ابی سبرة قال احمد وابن معین یضع الحدیث)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پندرھویں شعبان کی رات ہو تو رات میں قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کیونکہ اس رات اللہ تعالیٰ سورج غروب ہوتے ہی پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور یہ آواز دیتا ہے کوئی معافی طلب کرنے والا ہے جس کو میں معاف کر دوں؟ ہے کوئی روزی طلب کرنے والا جس کو میں روزی دے دوں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ جس کو میں عافیت دے دوں؟ ہے کوئی اس طرح، ہے کوئی اس طرح؟ یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔''

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حد درجہ ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے۔ بلکہ موضوع ہے کیونکہ اس کی سند میں ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن ابی سبرۃ ہیں۔ ان کے بارے میں امام احمد اور ابن معین نے فرمایا کہ یہ حدیثیں گھڑتا تھا۔

حافظ ابن حجر تقریب التھذیب ص ۶۲۳ میں فرماتے ہیں ''رموہ بالوضع'' یعنی علماء جرح وتعدیل نے ان پر وضع حدیث کا الزام لگایا ہے۔ وقال الذهبی فی المیزان. ضعفه البخاری.

علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے ان کو ضعیف حدیث قرار دیا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ متروک ہے۔ (میزان الاعتدال ۴/۵۰۳)

اسی طرح سے عوام میں مشہور ہے کہ پندرھویں شعبان کا روزہ رکھنے سے بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔ لیکن درحقیقت اس طرح کے اعمال ضعیف اور موضوع حدیث کے آئینہ دار ہیں۔ اس روزے کے ثواب کے بارے میں علامہ ابن الجوزی نے کتاب الموضوعات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی روایت نقل کی ہے۔ جس میں ہے کہ:

((فان اصبح فی ذالک الیوم صائما کان کصیام ستین سنة ماضیة وستین سنة مقبلة))

یعنی جو پندرہ شعبان کا روزہ رکھے گا تو وہ ساٹھ سال گزشتہ اور ساٹھ سال آئندہ کے روزہ کی طرح ہے۔

اس بارے میں علامہ ابن الجوزی فرماتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

((هـذا موضوع ايضا واسناد مظلم وكان واضعه يكتب من الاسماء ما وقع له ويذكر قوما ما يعرفون وفي الاسناد محمد بن مهاجر قال احمد بن حنبل يضع الحديث))

یہ حدیث بھی موضوع ہے اور اس کی اسناد تاریک ہے۔ اس کا وضع کرنے والا جو نام بھی پاتا' لکھ دیتا تھا اور ایسے لوگوں کا ذکر کرتا جو مجہول اور غیر معروف ومشہور ہیں اور اس کی سند میں محمد بن مہاجر ہے۔ جس کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ یہ حدیث گھڑتا تھا۔ (الموضوعات ۲/۱۳۰' تحفۃ الاحوذی ۲/۵۳)

شیخ الحدیث علامہ مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ مرعاۃ المفاتیح ۴/۳۴۴ میں رقمطراز ہیں:

''الحاصل انه ليس في صوم يوم ليلة النصف شعبان حديث مرفوع صحيح او حسن او ضعيف خفيف الضعف ولا اثر قوي او ضعيف''

یعنی پندرھویں شعبان کے روزے کے بارے میں کوئی مرفوع حدیث صحیح یا حسن یا ایسی ضعیف روایت جس کا ضعف معمولی ہو' مروی نہیں ہے اور نہ کوئی اثر قوی یا ضعیف موجود ہے۔

اسی طرح شارح ترمذی صاحب تحفۃ الاحوذی علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''لم اجد في صوم ليلة النصف من شعبان حديثا مرفوعا صحيحا''

مجھے پندرہ شعبان کے روزہ کے سلسلہ میں کوئی صحیح مرفوع حدیث نہیں ملی۔ (تحفۃ الاحوذی ۲/۵۳)

لہٰذا پندرھویں شعبان کا روزہ سنت سمجھ کر رکھنا بدعت ہے اور سنت کی خلاف ورزی ہے اور اس دن کی خصوصی فضیلت کا اعتقاد کرنا بھی درست نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی ہر ماہ ایام بیض (۱۳' ۱۴' ۱۵) کے روزے رکھتا ہو تو حسب عادت بیض کے دیگر دنوں کے ساتھ اس دن کا بھی روزہ رکھے گا۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يا اباذر اذا صمت من الشهر ثلاثة ايام فصم ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة)) (رواہ الترمذی والنسائی وھو صحیح بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح تحقیق الالبانی ۱/۶۳۷۔ حدیث: ۲۰۵۷)

''اے ابوذر (رضی اللہ عنہ) جب مہینہ کے تین روزے رکھو تو ۱۳' ۱۴' ۱۵ تاریخ کو روزے رکھو۔''

مذکورہ بالا نصوص سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ پندرہ شعبان کو خصوصیت کے ساتھ عام دنوں کی نسبت زیادہ فضیلت واجر وثواب سمجھ کر روزہ رکھنا غیر شرعی امر ہے۔ اس سے مومن کو اجتناب واحتراز کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو خلاف شرع عمل سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امسال جامعہ سلفیہ کے طلباء کا میٹرک کا شاندار رزلٹ

رول نمبر	نام	ولدیت	کلاس	حاصل کردہ نمبر
10498	محمد فیصل منیر	منیر احمد	اولیٰ عالی	661
74924	ساجد زبیر	زبیر احمد	اولیٰ عالی	660
74855	رضوان عبداللہ	محمد عبداللہ	اولیٰ عالی	838
74923	عمیر یونس	محمد یونس	اولیٰ عالی	574
73714	شہزاد شاہ	لطیف شاہ	اولیٰ عالی	572
133408	عمر صدیق	محمد صدیق	اولیٰ عالی	650
	ابوبکر	عبدالقیوم	ثالثہ ثانوی	866
	محسن قدیر	محمد قدیر	ثالثہ ثانوی	757
76970	عثمان یعقوب	محمد یعقوب	ثالثہ ثانوی	699
	محمد عرفان	محمد یوسف	ثالثہ ثانوی	612
	سیف اللہ	محمد اکرم	اولیٰ عالی	525
74423	حافظ محسن حفیظ	عبدالحفیظ	ثالثہ عالی	668
74643	محمد ظہیر	نور اللہ	ثالثہ عالی	658
170240	عطاء الرحمٰن	محمد یحییٰ	ثالثہ عالی	626
162307	آصف محمود	فلک شیر	ثالثہ عالی	540
74941	حافظ ثناء اللہ	محمد صدیق	ثالثہ عالی	617
90279	محمد نعیم	صاحب شاہ	ثانیہ عالی	488
78959	زاہد فاروق	سلامت علی	ثانیہ عالی	689
	محمد بلال		ثانیہ عالی	597
	محمد احسان		ثانیہ عالی	393

© rasailojaraid.com